واٹر پروف جرابوں پر مسح کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: UK-61 تاریخ: 03-03-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ واٹر پروف جرابیں بھی ملتی ہیں جو عام جرابوں کی طرح پہنی جاتی ہیں اور یہ چمڑے کی تو نہیں ہوتیں، لیکن کافی موٹی ہوتی ہیں اوران کو کسی ایسے میٹریل سے بنایا گیا ہے کہ اس میں پانی داخل نہیں ہوتا اور یہ اتنی مضبوط بھی ہوتی ہیں کہ تنہا ان کو پہن کر کئی میل سفر کیا جا سکتا ہے۔ کیا ایسی جرابوں پر مسح کرنا، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

وہ جرابیں جن کا سوال میں ذکر ہے، اگر واقعتا اتنی موٹی اور مضبوط ہیں کہ بغیر چپل یا شُوز پہنے فقط ان کو پہن کر مسلسل (تین میل یا زیادہ) چلنا ممکن ہے اوراس چیز کا تجربہ یا غالب ظن ہے کہ اتنا سفر کرنے سے یہ پھٹیں گی نہیں، تو پھر مفتی بہ قول کے مطابق ایسی جرابوں پر مسح جائز ہے۔

تفصیل یوں ہے کہ تین طرح کی جرابوں پر مسح جائز ہے:

(1) **مجلد:** ایسی جرابیں کہ جس کے اوپر نیچے ٹخنوں تک کا حصہ چمڑے کا ہو یا کسی دوسری چیز کا ہو، لیکن اس پر اوپر نیچے چمڑا جوڑ دیا گیا ہو۔

(2) **منعل:** وہ جرابیں جن کا تلوا چمڑے کا بنایا گیا یا تلوے پر چمڑا جوڑ دیا گیا ہو۔

(3) **ثخین:** وہ جرابیں جو اتنی موٹی اور مضبوط ہوں کہ تنہا انہیں کو پہن کر (تین میل یا

زیادہ) سفر کریں، تو وہ پھٹ نہ جائیں اور اُن پر پانی پڑے تو روک لیں، فوراً پاؤں کی طرف پانی نہ چلا جائے۔ نیز کسی چیز سے باندھے بغیر پاؤں پر رکی رہیں۔

پہلی دو قسم کی جرابوں پر ہمارے تمام ائمہ کے نزدیک مسح جائز ہے، جبکہ آخری قسم کی جرابوں پر مسح کرنا صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد علیہما الرحمۃ کے نزدیک جائز ہے اور فتوی اسی قول پر ہے۔

اس تفصیل کے مطابق سوال میں جن جرابوں کا تذکرہ ہے، وہ تیسری قسم میں آتی ہیں، جبکہ تجربہ یا غلبہ ظن سے یہ بات معلوم ہو کہ تنہا ان کو پہن کر سفر کرنا، ممکن ہے، لہذا ایسی صورت میں ان پر مسح کرنا، جائز ہو گا۔

درمختار میں ہے:"أو جوربيه الثخينين بحيث يمشي فرسخا ويثبت على الساق ولا يرى ما تحته ولا يشف ملتقطا"ترجمہ: یا اتنی موٹی جرابوں پر مسح کرے کہ جن کو پہن کر ایک فرسخ (یعنی تین میل) چلا جا سکے اور وہ پنڈلی پر ٹھہر جائیں اور ان کے نیچے جسم دکھائی نہ دے اور وہ باریک نہ ہوں۔

(درمختار، باب مسح الخفین، جلد1، صفحہ269، دار الفکر، بیروت)

ردالمحتار میں ہے:" تقدم أن الفرسخ ثلاثة أميال"ترجمہ: یہ پہلے گزر چکا ہے کہ فرسخ تین میل کا ہے۔

(درمختار وردالمحتار، باب مسح الخفین، جلد1، صفحہ263، دار الفکر، بیروت)

اسی میں ہے:"في ط عن الخانية أن كل ما كان في معنى الخف في إدمان المشي عليه وقطع السفر به ولو من لبد رومي يجوز المسح عليه"ترجمہ: طحطاوی میں خانیہ کے حوالے سے ہے کہ ہر وہ چیز جو موزے کے معنی میں ہے اس اعتبار سے کہ اسے پہن کر

مسلسل چلا جا سکتا ہے اور سفر طے کیا جا سکتا ہے، اگرچہ وہ رومی اُون کا بنا ہو، اس پر مسح کرنا، جائز ہے۔

(ردالمحتار، باب مسح الخفین، جلد1، صفحہ269، دارالفکر، بیروت)

اسی میں ایک مقام پر ہے:" المتبادر من كلامهم أن المراد من صلوحه لقطع المسافة أن يصلح لذلك بنفسه من غير لبس المداس فوقه فإنه قد يرق أسفله ويمشي به فوق المداس أياما وهو بحيث لو مشى به وحده فرسخا تخرق قدر المانع، فعلى الشخص أن يتفقده ويعمل به بغلبة ظنه" ترجمہ: علماء کے کلام سے متبادر یہ ہے کہ قطع مسافت کی صلاحیت رکھنے سے مراد یہ ہے کہ یہ جرابیں فی نفسہ ایسی صلاحیت رکھتی ہوں کہ ان کے اوپر جوتا پہنے بغیر اتنا سفر کیا جا سکتا ہو، کیونکہ کبھی جرابوں کا نچلا حصہ باریک ہوتا ہے، لیکن ان پر جوتا پہن کر کئی دن چلنا ممکن ہوتا ہے حالانکہ اگر ایسی جرابوں کو تنہا پہن کر ایک فرسخ تک چلا جائے، تو قدر مانع حد تک یہ پھٹ جائیں گی، لہذا ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ اچھی طرح دیکھ لے اور اپنے غلبہ ظن کے مطابق عمل کرے۔

(ردالمحتار، باب مسح الخفین، جلد1، صفحہ264، دارالفکر، بیروت)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں:"سُوتی یا اُونی موزے جیسے ہمارے بلاد میں رائج (ہیں) ان پر مسح کسی کے نزدیک درست نہیں کہ نہ وہ مجلد ہیں، یعنی ٹخنوں تک چمڑا منڈھے ہوئے، نہ منعل یعنی تلا چمڑے کا لگا ہوا، نہ ثخین **یعنی ایسے دبیز و محکم کہ تنہا اُنہیں کو پہن کر قطع مسافت کریں، تو شق نہ ہو جائیں اور ساق پر اپنے دبیز ہونے کے سبب بے بندش کے رُکے رہیں ڈھلک نہ آئیں اور اُن پر پانی پڑے تو روک لیں فوراً پاؤں کی طرف چھن نہ جائے** جو پائتابے ان تینوں وصف مجلد منعل ثخین سے خالی ہوں اُن پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے، ہاں اگر اُن پر چمڑا منڈھ لیں یا چمڑے کا تلا لگالیں، تو بالاتفاق یا شاید کہیں اُس طرح کے دبیز بنائے جائیں،

تو صاحبین کے نزدیک مسح جائز ہوگا اور اسی پر فتوی ہے۔في المنية والغنية: (المسح على الجوارب لا يجوز عند ابي حنيفة الا ان يكونا مجلدين) اي استوعب الجلد مايستر القدم الى الكعب (اومنعلين) اي جعل الجلد على ما يلي الارض منهما خاصة كالنعل للرجل (وقالا يجوز اذا كانا ثخينين لا يشفان) فان الجورب اذا كان بحيث لا يجاوز الماء منه الى القدم فهو بمنزلة الاديم والصرم في عدم جذب الماء الى نفسه الابعد لبث اودلك بخلاف الرقيق فانه يجذب الماء وينفذه الى الرجل في الحال" (ترجمہ: منیہ اور غنیہ میں ہے (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جرابوں پر مسح جائز نہیں ، مگر یہ کہ چمڑے کی ہوں) یعنی چمڑا اس تمام جگہ پر چڑھا ہو جو قدم کو ٹخنوں تک ڈھانپتی ہے (یا منعل ہوں) یعنی جرابوں کا جو حصّہ زمین سے ملتا ہے صرف اس پر چمڑا چڑھا ہو، جیسے پاؤں کی جُوتی ہوتی ہے (اور صاحبین نے فرمایا مسح ان جرابوں پر بھی جائز ہے جو ثخین (موٹی) ہوں اور پتلی نہ ہوں کہ اندر سے دکھائی دے کیونکہ اگر جراب اس طرح کی ہو گی، تو پانی قدم تک تجاوز نہ کرے گا، لہذا یہ چمڑے اور کھال کی طرح ہو جائے گی اس اعتبار سے کہ یہ بھی اپنے اندر پانی جذب نہیں کرے گی، مگر کچھ دیر ٹھہرنے یا رگڑنے سے پانی جذب کرے، تو کوئی حرج نہیں بخلاف پتلی جراب کے، کہ وہ پانی کو جذب کر کے فوراً پاؤں تک پہنچاتی ہے۔)

(وعليه) اي على قول ابي يوسف ومحمد (الفتوى والثخين ان يستمسك على الساق من غير ان يشد بشيئ) هكذا فسروه كلهم وينبغي ان يقيد بما اذا لم يكن ضيقا فانا نشاهد مايكون فيه ضيق يستمسك على الساق من غيرشد والحدبعدم جذب الماء اقرب وبمايمكن فيه متابعة المشي اصوب" (ترجمہ: یعنی امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول پر (فتویٰ ہے، اور ثخین وہ ہے کہ کسی چیز سے باندھے بغیر

پنڈلی پر ٹھہر جائے) تمام فقہانے اس کی یونہی وضاحت کی ہے، لیکن مناسب ہے کہ اس کے ساتھ تنگ نہ ہونے کی قید لگائی جائے، کیونکہ ہمارے مشاہدے میں ہے کہ جو جراب تنگ ہو وہ باندھے بغیر بھی پنڈلی پر ٹھہر جاتی ہے اور اس موزے کی تعریف یوں کرنا کہ وہ پانی کو جذب نہ کرے یہ اقرب ہے اور ان الفاظ سے تعریف کرنا کہ ان کے ساتھ لگاتار چلنا ممکن ہو، زیادہ درست ہے۔)

وقدذكر نجم الدين الزاهدی عن شمس الائمة الحلوانی ان الجوارب من الغزل والشعر ماكان رقيقا منها لايجوز المسح عليه اتفاقا الاان يكون مجلدا اومنعلا وماكان ثخينا منها فان لم يكن مجلدا اومنعلا فمختلف فيه وماكان فلاخلاف فيه اھ" ملتقطا۔ نجم الدین زاہدی نے شمس الائمہ حلوانی سے نقل کرتے ہوئے ذکر کیا کہ اُون اور بالوں سے بنی ہوئی جرابیں پتلی ہوں، توبالاتفاق ان پر مسح جائز نہیں، جب تک وہ مجلّد یا منعل نہ ہوں اور اگر وہ (دبیز ہوں تو ان میں سے جو مجلّد اور منعل نہ ہوں ان پر مسح کرنے میں اختلاف ہے جبکہ مجلّد اور منعل میں کوئی اختلاف نہیں، انتہی انتخاباً۔ (ت)"

(فتاوی رضویہ، جلد04، صفحہ346و347، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

و اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

08رجب المرجب 1441ھ/03مارچ2020ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے